فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا
يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ
ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ
ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

(32) اس سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ سے ایسی بات منسوب کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں، جیسے شریک، بیوی اور اولاد۔ اس سے بڑا ظالم بھی کوئی نہیں جو اس وحی کو جھٹلائے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کی لائی ہوئی وحی کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟! کیوں نہیں، بلاشبہ ان کے لیے اس میں ٹھکانا اور مسکن یقینی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جھوٹے، جھٹلانے والے کا ذکر کیا تو ساتھ ہی صادق تصدیق کرنے والے کا ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(33) انبیاء وغیرہ جو اپنے اقوال و افعال کے ساتھ سچا دین لائے اور اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق کی اور اس کے تقاضے پورے کیے تو یہ صحیح معنوں میں پرہیزگار لوگ ہیں جو اپنے رب کا حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے بچتے ہیں۔

(34) ان کے لیے ان کے رب کے ہاں دائمی لذتیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ یہ بدلہ ہے نیکوکاروں کے ان اچھے اعمال کا جو وہ اپنے خالق کی اطاعت میں اور اس کے بندوں کے ساتھ اچھے سلوک کی صورت میں کرتے رہے۔

(35) تاکہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے ان کے توبہ کرنے اور ان کے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی وجہ سے ان کے وہ برے اعمال مٹا دے جو وہ دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانیوں کی صورت میں کرتے رہے اور جو نیک عمل وہ کرتے رہے، انھیں ان کا بہت اچھا بدلہ عطا فرمائے۔

(36) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو ان کے دینی و دنیاوی معاملے میں اور آپ کے دشمن سے آپ کا دفاع کرنے کے لیے کافی نہیں؟! کیوں نہیں، بلاشبہ وہ ضرور کافی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! یہ اپنی جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے آپ کو ان بتوں سے ڈراتے ہیں جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کہ وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائیں گے۔ جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے اور ہدایت کی توفیق نہ دے تو اس کا کوئی ہادی نہیں جو اسے ہدایت اور توفیق دے۔

(37) اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق دے تو کوئی گمراہ کرنے والا اسے گمراہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیا اللہ تعالیٰ سب پر غالب نہیں کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ جو شخص اس کے ساتھ کفر کرے اور اس کی نافرمانی کرے، وہ اس سے انتقام لینے والا ہے؟! کیوں نہیں، یقیناً وہ سب پر غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

(38) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: انھیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ ان کے معبودوں کی بے بسی ان پر ظاہر کرنے کے لیے ان سے کہیں: مجھے ان بتوں کے بارے میں بتاؤ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے نقصان سے مجھے بچانے کی طاقت رکھتے ہیں؟! یا میرا رب مجھے اپنی رحمت سے نوازنا چاہے تو کیا یہ مجھ سے اس کی رحمت و مہربانی روک سکتے ہیں؟! ان سے کہہ دیں: مجھے اکیلا اللہ ہی کافی ہے۔ اپنے تمام معاملات میں، میں نے اسی پر بھروسا کیا ہے اور بھروسا کرنے والے اسی اکیلے پر بھروسا کرتے ہیں۔

(39) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے میری قوم! اللہ کے ساتھ شرک کی جس حالت کو تم نے پسند کیا ہے، تم اسی پر عمل کرتے رہو۔ بلاشبہ میں اپنے رب کے اس حکم پر عمل کر رہا ہوں جو اس نے مجھے دیا ہے اور وہ ہے اس کی توحید کی دعوت دینا اور خالص اسی کی عبادت کرنا۔ بہت جلد تم ہر مسلک اور عقیدے کا انجام دیکھ لو گے۔

(40) تم بہت جلد جان لو گے کہ دنیا میں کس پر عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل و رسوا کرتا ہے اور آخرت میں ہمیشہ رہنے والے اور منقطع نہ ہونے والے عذاب کا حق دار کون ٹھہرتا ہے؟

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنا اور اس کی ذات یا شریعت سے ایسی بات منسوب کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں، انتہائی خطرناک کام ہے۔

❀ اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی اس بات سے حفاظت فرمائی کہ آپ کے دشمن آپ کو کوئی نقصان پہنچائیں۔

❀ توحید الوہیت (ایک اللہ کا لائقِ عبادت ہونا) کے اقرار کے بغیر صرف توحید ربوبیت (ایک رب کا ہونا) کا اقرار انسان کو جہنم کے عذاب سے نجات نہیں دے سکتا۔

إِنَّآ أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ ع اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ
يُرْسِلُ الْأُخْرٰٓى إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ
أَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٣﴾ قُلْ لِّلّٰهِ
الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ ثُمَّ إِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِذَا هُمْ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عٰلِمَ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾

ع 4 10 1

(41) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے لوگوں کے لیے آپ پر حق کے ساتھ قرآن نازل کیا تاکہ آپ انھیں ڈرائیں، پھر جو سیدھی راہ پر آجائے، اس کی ہدایت کا فائدہ خود اسے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی ہدایت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ اس سے بے نیاز ہے۔ جو گمراہ ہوا، اس کی گمراہی کا وبال بھی خود اسی پر پڑے گا۔ اللہ پاک کو اس کی گمراہی کا کوئی نقصان نہیں۔ نہ آپ ان کے ذمے دار ہیں کہ آپ انھیں ہدایت پر مجبور کریں۔ آپ کی ذمہ داری صرف اس چیز کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

(42) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو روحوں کو ان کی مدت ختم ہو جانے پر قبض کرتا ہے اور وہی نیند کے وقت ان روحوں کو قبض کرتا ہے جن کی مدت ختم نہیں ہوئی، پھر وہ جس پر موت کا فیصلہ کر دے، اسے روک لیتا ہے اور جس پر وہ موت کا فیصلہ نہیں کرتا، اسے محدود مدت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے جو اس پاک رب کے علم میں ہے۔ بلاشبہ اس روح قبض کرنے، اسے چھوڑنے، مارنے اور زندہ کرنے میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے اس بات کے یقینی دلائل ہیں کہ جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے، وہ لوگوں کو ان کی موت کے بعد حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے اٹھانے پر بھی قادر ہے۔

(43) یقیناً ان مشرکوں نے اللہ کے سوا اپنے بتوں کو سفارشی مقرر کر رکھا ہے جن سے وہ نفع کی امید رکھتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا تم انھیں سفارشی بناتے ہو اگرچہ وہ تمھارے لیے اور خود اپنے لیے کوئی اختیار رکھتے ہوں نہ وہ عقل ہی رکھتے ہوں کیونکہ وہ تو ٹھوس جمادات ہیں جو کلام کرتے ہیں نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ نفع ونقصان دینے کا اختیار رکھتے ہیں؟!

(44) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: ہر قسم کی سفارش کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے سامنے سفارش نہیں کر سکتا اور صرف اس کی سفارش کر سکتا ہے جس کی سفارش کرنا اللہ تعالیٰ پسند کرے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اکیلے اسی کے لیے ہے، پھر قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے تم سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

(45) جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان مشرکوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت اور اس میں ہونے والے حشر ونشر، حساب کتاب اور جزا وسزا پر ایمان نہیں رکھتے اور جب بتوں کا تذکرہ ہو جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔

(46) اے رسول (ﷺ)! آپ کہہ دیں: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو کسی پہلے نمونے کے بغیر پیدا کرنے والے! چھپے اور کھلے کے جاننے والے! تجھ پر ان میں سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ تو اکیلا ہی قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے تو حق والے اور باطل والے، نیز نیک بخت اور بدبخت کا واضح طور پر پتا چل جائے گا۔

(47) بے شک جن لوگوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، اگر ان کے پاس زمین میں موجود تمام عمدہ چیزیں اور اموال وغیرہ ہوں اور ان کے ساتھ ان جیسا کئی گنا اور بھی ہو، تو وہ قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد پیش آنے والے سخت عذاب کو دیکھ کر اس سے بچنے کے لیے یہ سب کچھ بطور فدیہ دے دیں لیکن وہ ان کے پاس نہیں ہوگا۔ بالفرض اگر ہو بھی تو وہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے اللہ کی طرف سے کئی طرح کا عذاب ظاہر ہوگا جس کی انھیں توقع بھی نہیں ہوگی۔

فوائد: ❀ موت اور دوبارہ اٹھائے جانے کو جاننے کے لیے نیند اور نیند سے اٹھنا روزانہ کے دو سبق ہیں۔

❀ جب کافروں کے سامنے اکیلے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ گھٹن محسوس کرتے اور پریشان ہوتے ہیں کیونکہ اس سے ان کے لیے اللہ کے حکموں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جبکہ وہ اس سب سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

❀ دنیا میں بخل اور کنجوسی کے باوجود قیامت کے دن کافر اپنی ملکیت کی ہر چیز اپنی جان چھڑانے کے لیے بطور فدیہ دینے کے لیے تیار ہوگا اور وہ اس سے کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا
خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا كَسَبُوْا وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا كَسَبُوْا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
5 ع 11 2
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى
مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

(48) جو شرک و گناہ انھوں نے کیے تھے، ان کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور وہ عذاب انھیں گھیر لے گا جس سے انھیں جب دنیا میں ڈرایا جاتا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(49) جب کسی کافر انسان کو کوئی بیماری لگتی ہے یا غریبی وغیرہ گھیر لیتی ہے تو وہ ہم سے دعائیں کرتا ہے تاکہ ہم اس کی یہ مصیبت دور کر دیں، پھر جب ہم اسے صحت یا مال و دولت کی نعمت عطا کرتے ہیں تو کافر کہتا ہے: یہ تو اللہ نے مجھے صرف اس لیے دیا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میں اس کا حقدار ہوں، حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ وہ اس کے لیے آزمائش اور ڈھیل ہے مگر کافروں کی اکثریت یہ نہیں جانتی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات کیے ہیں، وہ ان سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔

(50) یقیناً ان سے پہلے کافر بھی یہی بات کہہ چکے ہیں مگر جو مال اور گھر انھوں نے بنائے تھے، وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔

(51) جو شرک اور گناہ انھوں نے کیے تھے، ان برائیوں کی سزا انھیں مل کر رہی اور موجودہ کافروں میں سے جنھوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، انھیں بھی بہت جلد ان کی کمائی ہوئی برائیوں کی سزا اگلوں کی طرح ضرور ملے گی۔ وہ ہرگز اللہ تعالیٰ سے بھاگ نہیں سکیں گے اور نہ اس پر غالب آسکیں گے۔

(52) ان مشرکوں کے منہ جو آیا انھوں نے کہہ دیا، کیا انھیں یہ علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آزمانے کے لیے جس کا چاہے رزق کھلا کر دیتا ہے کہ آیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری، اور آزمانے کے لیے جس کا چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا اللہ کی تقدیر پر ناراضی ظاہر کرتا ہے؟! بلاشبہ رزق کی کمی بیشی کی ان مذکورہ باتوں میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے دلائل ہیں کیونکہ وہی دلیلوں اور نشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ ان دلائل سے منہ پھیر کر ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں۔

(53) اے رسول (ﷺ)! میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور گناہ کر کے حد سے بڑھ گئے: تم اللہ کی رحمت اور اپنے گناہوں کو اس کے بخش دینے سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے جو اس کے حضور توبہ کرے۔ بلاشبہ وہ توبہ کرنے والوں کے سارے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

(54) توبہ اور نیک اعمال کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تمھارے پاس قیامت کے دن عذاب آجائے، پھر تم اپنے بتوں یا اہل و عیال میں سے کسی کو نہ پاؤ جو عذاب سے چھڑانے میں تمھاری مدد کرے۔

(55) قرآن کی پیروی کرو جو تمھارے رب کی اپنے رسول پر نازل کی ہوئی سب سے بہترین چیز ہے، چنانچہ اس کے حکموں کے مطابق عمل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمھیں احساس بھی نہ ہو کہ تم توبہ کر کے اس کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(56) یہ کرلو، ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص شدید ندامت اور پچھتاوے سے قیامت کے دن کہے: ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو اس نے کفر اور گناہوں پر قائم رہ کر اللہ کے معاملے میں کی اور اس بات پر جو وہ اہلِ ایمان و اطاعت کا مذاق اڑاتا رہا۔

فوائد: ❀ کافروں کو نعمتیں ان کی رسی دراز کرنے کے لیے ملتی ہیں۔
❀ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر وسیع رحمت کرنے والا ہے۔
❀ نفع بخش ندامت وہ ہے جو دنیا میں ہو اور اس کے بعد سچی توبہ کی جائے۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَوْ
تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا
عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا
يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّ
هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ (ع 6/11/3)
اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ
اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ
لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ
فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهٖ ۖۗ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ
مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

(57) یا وہ شخص تقدیر کو دلیل بنائے اور کہے: اگر اللہ مجھے توفیق دیتا تو میں بھی پرہیزگار لوگوں میں سے ہوتا، اس کے حکم مانتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتا۔

(58) یا جب وہ عذاب دیکھے تو یہ خواہش کرتے ہوئے کہے: کاش! کسی طرح دنیا کی طرف میرا لوٹ جانا ہوتا تو میں اللہ کے حضور توبہ کرتا اور ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو نیک عمل کرنے والے ہیں۔

(59) (کہا جائے گا:) معاملہ ایسے نہیں جس طرح تو اب ہدایت کی خواہش کرتے ہوئے سمجھ رہا ہے۔ یقیناً تیرے پاس میری آیتیں آئیں مگر تو نے انھیں جھٹلا دیا اور تکبر کیا۔ بلاشبہ تو اللہ تعالیٰ، اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے کفر کرنے والوں سے ہو گیا۔

(60) قیامت کے دن تم ان لوگوں کو دیکھو گے جنھوں نے اللہ کے شریک اور اولاد بنا کر اس پر جھوٹ گھڑا، ان کے چہرے سیاہ ہوں گے جو ان کی بدبختی کی نشانی ہوگی۔ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے سے تکبر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟ کیوں نہیں، یقیناً ان کے لیے اس میں ٹھکانا ہے۔

(61) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی کامیابی والی جگہ جنت میں داخل کر کے عذاب سے بچا لے گا جنھوں نے اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر تقویٰ اختیار کیا۔ انھیں عذاب نہیں چھوئے گا اور دنیا کی جو خوشیاں ان سے رہ گئیں، وہ ان پر غمگین نہیں ہوں گے۔

(62) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے، وہ اپنے معاملے کی تدبیر کرتا اور جیسے چاہے اس میں ردّ و بدل کرتا ہے۔

(63) آسمانوں اور زمین کی خیرات کے خزانوں کی چابیاں صرف اسی کے پاس ہیں۔ وہ خیر اور بھلائی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے روک لیتا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، وہی گھاٹا پانے والے ہیں کیونکہ دنیا کی زندگی میں وہ ایمان سے محروم رہے اور آخرت میں وہ ہمیشہ کے لیے آگ میں جائیں گے۔

(64) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ کو اپنے بتوں کی عبادت کی طرف پھسلانے کی کوششیں کرتے ہیں: اے اپنے رب سے ناواقف جاہلو! کیا تم مجھے اللہ کے سوا غیروں کی عبادت کا کہتے ہو؟! اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، لہٰذا میں اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔

(65) اے رسول (ﷺ)! یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی اور آپ سے پہلے تمام انبیاء کی طرف بھی وحی کی کہ اگر آپ نے اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کی تو وہ ضرور آپ کے نیک اعمال کا ثواب ضائع کر دے گا اور آپ دنیا میں اپنے دین کا نقصان کر کے گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے اور آخرت میں عذاب کا شکار ہو کر نقصان اٹھائیں گے۔

(66) بلکہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے شکرگزاروں میں سے ہو جائیں ان نعمتوں پر جو اس نے آپ پر کی ہیں۔

(67) مشرکوں نے اللہ کے ساتھ اس کی کمزور اور عاجز مخلوقات کو شریک کر کے اللہ کی صحیح معنوں میں تعظیم اور قدر نہیں کی اور اللہ کی قدرت و قوت سے غفلت برتی۔ اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ زمین قیامت کے دن اپنے اندر موجود پہاڑوں، درختوں، دریاؤں اور سمندروں سمیت اس کی مٹھی میں ہوگی اور ساتوں آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پاک و برتر ہے ان چیزوں سے جو مشرک اس کے بارے میں کہتے اور عقیدہ رکھتے ہیں۔

فوائد: ❀ تکبر ایک بُری اور منحوس صفت ہے جو حق تک پہنچنے سے روکتی ہے۔

❀ چہرے کی سیاہی قیامت کے دن بدبختی کی علامت ہوگی۔

❀ شرک تمام نیک اعمال کو برباد کر دینے والا گناہ ہے۔

❀ بغیر کسی تشبیہ اور مثال کے اللہ پاک کے لیے مٹھی اور دائیں ہاتھ کی صفات ثابت ہیں۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝68
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ
وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝69 وَوُفِّيَتْ
7 ع 7 4 كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝70 ع وَسِيْقَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝71
قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى
الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝72 وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ
حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝73 وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝74

68 جس دن صور (نرسنگھا) پھونکنے پر مقرر فرشتہ اس میں پھونکے گا تو آسمانوں اور زمین والے سب مر جائیں گے، صرف وہی بچے گا جس کے بارے میں اللہ چاہے گا کہ وہ نہ مرے، پھر دوبارہ اٹھانے کے لیے فرشتہ ایک بار پھر اس میں پھونک مارے گا تو سب زندہ ہو جائیں گے اور کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔

69 زمین روشن ہو جائے گی جب اللہ رب العزت اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اپنا جلوہ دکھائے گا اور لوگوں کے اعمال کے رجسٹر پھیلا دیے جائیں گے، نبیوں کو حاضر کیا جائے گا اور محمد ﷺ کی امت کو انبیاء کے حق میں ان کی قوموں کے خلاف گواہی کے لیے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اس دن ان پر ظلم نہ ہوگا، چنانچہ کسی انسان کی ایک برائی زیادہ کی جائے گی نہ ایک نیکی کم ہوگی۔

70 اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کے اچھے برے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور اس دن وہ ضرور انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

71 فرشتے، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کو مختلف ٹولیوں میں جہنم کی طرف ذلیل کر کے ہانکیں گے، یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے نگہبان فرشتے جو اس پر مقرر ہیں، ان کے لیے اس کے دروازے فوراً کھول دیں گے اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے ان کے سامنے آ کر ان سے کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمھارے سامنے اپنے اوپر نازل ہونے والی تمھارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمھیں قیامت کے دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے کہ اس میں بڑا سخت عذاب ہے؟! کافر اپنے ہی خلاف اقرار واعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، یہ سب کچھ ہوا مگر عذاب کا حکم کافروں پر واجب ہو گیا اور ہم کافر تھے۔

72 انھیں ذلیل کرنے اور اللہ کی رحمت سے اور آگ سے کبھی نہ نکلنے سے مایوس کرنے کے لیے کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ، تمھیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ حق کے مقابلے میں تکبر اور سرکشی کرنے والوں کا ٹھکانا نہایت برا اور خراب ہے۔

73 جن مومنوں نے اپنے رب سے ڈر کر اس کے حکم مانے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ گئے تو انھیں فرشتے بڑی نرمی اور باعزت طریقے سے گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے پاس آ جائیں گے تو اس کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں پر مقرر فرشتے ان سے کہیں گے: تم ہر نقصان و تکلیف اور ناپسندیدہ چیز سے سلامتی میں ہو۔ تمھارے دل اور اعمال اچھے تھے، لہٰذا تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

74 مومن جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو کہیں گے: اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ یقیناً اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں جنت میں داخل کرے گا اور اس نے ہمیں جنت کی زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم اس جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ ان عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے جو اپنے رب کے چہرے کی تلاش میں نیک عمل کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ صور میں دوبار پھونکنے کا ثبوت ہے۔

❀ اس ذلت کا بیان جس سے کافروں کو واسطہ پڑے گا اور اس عزت و اکرام کا ذکر جس سے مومنوں کا استقبال کیا جائے گا۔

❀ اس بات کا اثبات کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مومن ہمیشہ نعمتوں میں ہوں گے۔

❀ اچھا عمل اچھی جزا اور اچھے بدلے کا باعث بنے گا۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٥﴾

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ؕ
إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا
يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ
الْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ
لِيَأْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۫
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾ ۘ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ
حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ
لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾

الربع — ع 8 / 5 / 5 — وقف لازم – وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

﴿75﴾ اس دن فرشتے حاضر باش، عرش کے اردگرد حلقہ باندھے اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے پاک قرار دے رہے ہوں گے جو کافر اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں اور جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا اور وہ جسے عزت دینا چاہے گا، اسے عزت دے گا اور جسے عذاب دینا چاہے گا، عذاب دے گا اور کہہ دیا جائے گا: ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے اس فیصلے پر جس کی رُو سے اس نے اپنے مومن بندوں پر رحمت فرمائی اور اپنے کافر بندوں کو عذاب سے دوچار کیا۔

سورۂ مؤمن مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑا کرنے والوں کی حالت کا بیان اور ان کا رد۔

تفسیر: ﴿1﴾ ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف پر گفتگو سورۂ بقرہ کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

﴿2﴾ محمد رسول اللہ ﷺ پر اترنے والے اس قرآن کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے بندوں کی مصلحتیں خوب جانتا ہے۔

﴿3﴾ وہ گناہ گاروں کے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اپنے ان بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے جو اس کی طرف توجہ کریں۔ جو اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے، اسے سخت سزا دینے والا ہے۔ وہ برتر و مہربان اور احسان والا ہے جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ قیامت کے دن سب بندوں کو اسی اکیلے کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ انھیں اس کے مطابق بدلہ دے گا جس کے وہ حقدار ہیں۔

﴿4﴾ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں کی سچائی کے دلائل پیش کرنے والی آیتوں کے بارے میں صرف وہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں جنھوں نے اپنی عقل کی خرابی کی وجہ سے اللہ کے ساتھ کفر کیا، لہٰذا آپ ان پر غم نہ کریں۔ ان کے پاس نعمتوں کی جو زیادتی اور مال کی کثرت ہے، وہ آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ انھیں یہ ڈھیل ان کی رسی دراز کرنے اور انھیں مزید پھنسانے کے لیے ملی ہے۔

﴿5﴾ ان سے پہلے قومِ نوح نے جھٹلایا اور اسی طرح قومِ نوح کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا، چنانچہ عاد، ثمود، قومِ لوط اور مدین والوں نے جھٹلایا اور فرعون نے بھی جھٹلایا۔ ان امتوں میں سے ہر امت نے اپنے رسول کو قتل کرنے کی غرض سے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے باطل دلائل کے ذریعے سے جھگڑا کیا تاکہ اس کے ساتھ حق کو مٹائیں، پھر میں نے ان سب امتوں کو پکڑ لیا۔ سو غور کریں کہ میری طرف سے انھیں کیسی سزا ملی۔ یقیناً وہ بڑی سخت سزا تھی۔

﴿6﴾ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا، اسی طرح اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کا حکم کافروں پر ثابت اور لاگو ہو گیا کہ وہ آگ والے ہیں۔

﴿7﴾ اے رسول (ﷺ)! جو فرشتے آپ کے رب کا عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے آس پاس ہیں، سب اپنے رب کی ان صفات سے پاکی بیان کرتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کے لیے دعا کرتے ہوئے یوں بخشش طلب کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرا علم اور رحمت ہر چیز سے وسیع ہے، لہٰذا تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور تیرے دین کی پیروی کی اور انھیں آگ کے عذاب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھ۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا شوق دلانا اور ساتھ ساتھ اس کی سزا کی سختی سے ڈرانا دعوت کا بہترین طریقہ ہے۔

❀ دعا کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اظہار کرتے ہوئے اس کی حمد و ثنا اور تسبیح و تحمید کی جائے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی عزت و اکرام کہ اس نے فرشتوں کو اس کے لیے بخشش مانگنے پر لگا دیا۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۙ﴿۸﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ
1 ع 9 6 فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ
اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا
اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى
خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾
هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ
وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ
يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ
يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ۙ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

(8) اور فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو ایمان والوں کو ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن میں داخل کرنے کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے ساتھ ان کے ان باپ دادوں، بیویوں اور اولاد کو بھی داخل فرما جن کے عمل نیک اور اچھے تھے۔ بلاشبہ تو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی تجھ پر غالب نہیں آ سکتا، تو اپنی تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(9) انھیں ان کے اعمال کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور ان کی وجہ سے انھیں عذاب نہ دے اور جسے تو نے قیامت کے دن اس کے برے اعمال کی سزا سے محفوظ رکھا، اس پر یقیناً تو نے رحم کیا۔ یہ عذاب سے بچ جانا اور جنت میں داخل ہو کر رحمت کا حقدار ٹھہرنا ہی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

(10) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، قیامت کے دن جب انھیں دوزخ میں ڈالا جائے گا اور وہ خود پر غصے ہو رہے اور اپنے آپ پر لعن طعن کر رہے ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا: آج جتنا غصہ تمھیں خود پر آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس سے کہیں زیادہ شدید غصہ تم پر اس وقت آتا تھا جب تمھیں دنیا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی تھی تو تم اس کے ساتھ کفر کرتے اور اس کے ساتھ اور معبود بناتے تھے۔

(11) کافر اس وقت اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے کہیں گے جب ان کا اقرار اور توبہ انھیں کوئی فائدہ نہیں دے گی: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دو بار موت دی اس طرح کہ ہمارا کوئی وجود نہیں تھا، پھر تو نے ہمیں وجود بخشا اور وجود بخشنے کے بعد تو نے پھر ہمیں موت دی اور تو نے دو دفعہ ہمیں زندگی دی، اس طرح کہ ایک دفعہ عدم سے وجود بخشا اور پھر (قبروں سے) اٹھانے کے لیے زندہ کیا، ہم اپنے ان گناہوں کا اقرار کرتے ہیں جو ہم نے کیے۔ کیا آج جہنم سے نکلنے کی کوئی صورت ہے کہ ہم دنیا کی زندگی کی طرف لوٹ جائیں تاکہ اپنے اعمال درست کر لیں اور تو ہم سے راضی ہو جائے؟!

(12) (کہا جائے گا): یہ عذاب جو تمھیں دیا جا رہا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاتا تو تم اس کے ساتھ کفر کرتے اور اس کے شریک بناتے تھے۔ جب اللہ کے ساتھ کسی شریک کی عبادت کی جاتی تو تم ایمان لے آتے، لہٰذا اب فیصلہ صرف اللہ کا ہے جو اپنی ذات، قدر و شان اور غلبے کے اعتبار سے بلند و برتر ہے، وہ ایسا بڑا ہے کہ ہر چیز اس سے کم تر ہے۔

(13) اللہ ہی ہے جو کائنات اور تمھاری ذات میں تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ وہ (نشانیاں) اس کی قدرت اور توحید کی طرف تمھاری راہنمائی کریں اور وہ تمھارے لیے آسمان سے بارش کا پانی نازل کرتا ہے تاکہ وہ تمھارے اس رزق کا سبب بنے جو نباتات اور کھیتیوں وغیرہ کی صورت میں تمھیں دیا جاتا ہے۔ اللہ کی آیتوں سے نصیحت صرف وہی حاصل کرتا ہے جو سچی توبہ کر کے اور مخلص ہو کر اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔

(14) لہٰذا اے مومنو! اطاعت اور دعا کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اسے پکارو، اس طرح کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، خواہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہو اور انھیں غصہ دلائے۔

(15) سو وہ اس بات کا اہل ہے کہ خالص اسی کو پکارا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات سے جدا بلند درجوں والا ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تاکہ وہ خود بھی زندہ رہیں اور دوسروں کو بھی زندگی بخشیں اور لوگوں کو قیامت کے اس دن سے ڈرائیں جس میں اگلوں پچھلوں کی ملاقات ہو گی۔

(16) جس دن وہ سب لوگ کھلے عام ایک میدان میں اکٹھے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں ہو گی، نہ ان کی ذات، نہ ان کے اعمال اور نہ ان کی جزا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: آج کس کی بادشاہی ہے؟! اب صرف ایک جواب ہو گا: آج اللہ اکیلے ہی کی بادشاہی ہے جو اپنی ذات وصفات اور افعال میں یکتا ہے۔ وہ ایسا زبردست ہے کہ ہر چیز پر غالب ہے اور ہر چیز اس کی اطاعت کرتی ہے۔

فوائد: ❀ توبہ قبول ہونے کی جگہ دنیا کی زندگی ہے۔ ❀ نصیحت کا فائدہ صرف ان لوگوں کو ہوتا ہے جو اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔ ❀ اللہ کے دین کا انکار کرنے والے کافروں کے طور طریقے مومن کی ثابت قدمی پر اثر نہیں ڈال سکتے۔ ❀ جابر اور ظالم حکمران بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ
يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾
وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ (ع 2 11 7)
يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى
الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
هَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

(17) آج ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر عمل برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔ اس دن کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا کیونکہ فیصلہ کرنے والا اللہ ہوگا جو سراسر عدل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا جلد حساب لینے والا ہے کیونکہ اس کے علم نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے۔

(18) اے رسول (ﷺ)! انھیں قیامت کے دن سے ڈرائیے، وہ قیامت جو بہت قریب ہے اور آیا ہی چاہتی ہے کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ اس دن قیامت کی شدید دہشت کی وجہ سے دل اوپر اُٹھ رہے ہوں گے حتی کہ مونہوں کو آ رہے ہوں گے۔ وہ چپ چاپ کھڑے ہوں گے۔ کوئی ان میں سے کلام نہیں کرے گا، سوائے اس کے جسے رحمٰن اجازت دے۔ شرک اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا کوئی دوست اور قریبی نہیں ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی ہوگا کہ اگر اسے سفارش کا موقع مل جائے تو اس کی بات مانی جائے۔

(19) اللہ جانتا ہے جو دیکھنے والوں کی نگاہیں چپکے سے چراتی ہیں اور اسے بھی جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے اوجھل نہیں۔

(20) اللہ تعالیٰ عدل وانصاف سے فیصلہ فرمائے گا، چنانچہ وہ کسی کی نیکیوں میں کمی کر کے اس پر ظلم کرے گا نہ گناہوں میں اضافہ کر کے۔ مشرک اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں، وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کریں گے کیونکہ وہ کسی چیز کے مالک نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی باتیں سننے والا اور ان کی نیتیں اور ان کے عمل دیکھنے والا ہے اور وہ ضرور ان پر انھیں جزا دے گا۔

(21) کیا یہ مشرک زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور و فکر نہیں کیا کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا۔ یقیناً ان کا انجام نہایت برا ہوا۔ وہ امتیں قوت و طاقت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں اور انھوں نے زمین میں عمارتیں بنا کر ایسے نشانات چھوڑے جو نشانات ان مشرکوں نے بھی اس میں نہیں چھوڑے، پھر اللہ نے انھیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

(22) یہ عذاب ان پر صرف اس وجہ سے آیا کہ ان کے رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل اور کھلے معجزات لے کر آئے مگر انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلا دیا، چنانچہ ان کی قوت وطاقت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں پکڑ لیا اور ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ وہ پاک رب نہایت قوت والا ہے اور جو اس کے ساتھ کفر کرے اور اس کے رسولوں کو جھٹلائے، اسے سخت عذاب دینے والا ہے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی قوم کی تکذیب کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشخبری دینے کے لیے آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ ذکر فرمایا کہ آخر کار آپ کی مدد کی جائے گی، چنانچہ فرمایا:

(23) اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی واضح نشانیاں اور قطعی دلائل دے کر بھیجا۔

(24) فرعون، اس کے وزیر ہامان اور قارون کی طرف تو انھوں نے کہا: موسیٰ جادوگر ہے اور اپنے رسول ہونے کا جو اس کا دعویٰ ہے، اس میں بھی وہ جھوٹا ہے۔

(25) پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس اپنے سچے ہونے کے ثبوت میں واضح دلائل لے کر آئے تو فرعون نے کہا: جو اس پر ایمان لائے ہیں ان کے بیٹے قتل کر دو اور انھیں ذلیل کرنے کے لیے ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو باقی رکھو۔ مومنوں کی تعداد کم کرنے کا حکم دے کر کافروں نے جو چال چلی، وہ ضائع اور بے کار گئی اور ان کی اس تدبیر کا کوئی اثر نہ ہوا۔

فوائد: ❀ آخرت کے دن کی یاددہانی گناہوں سے دور کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عملوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے، خواہ وہ چھپے ہوں یا ظاہر۔
❀ زمین میں چلنے پھرنے کا حکم اس لیے ہے کہ ہلاک ہونے والے مشرکوں کے حالات سے نصیحت اور عبرت حاصل کی جائے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ
الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ
3 ع 8 مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ
مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ
وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ
بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ
فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ
مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ ۙ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ
وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾
وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ ۙ

26 فرعون نے کہا: مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کو سزا دے کر قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو پکارے کہ وہ اسے مجھ سے بچالے اور مجھے کوئی پروا نہیں کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ بلاشبہ مجھے خطرہ ہے کہ جس دین پر تم ہو، یہ تمھارے اس دین کو بدل دے یا قتل و غارت اور بربادی کر کے زمین میں کوئی فساد کھڑا کر دے۔

27 جب موسیٰ علیہ السلام کو اپنے بارے میں فرعون کی دھمکی کا علم ہوا تو انھوں نے کہا: بلاشبہ میں اپنے اور تمھارے رب کی پناہ اور حفاظت میں آتا ہوں دینِ حق اور ایمان سے تکبر کرنے والے ہر اس شخص سے جو قیامت کے دن اور اس میں ہونے والے حساب کتاب اور جزا و سزا پر ایمان نہیں رکھتا۔

28 قومِ فرعون کے اللہ پر ایمان رکھنے والے ایک آدمی نے ان کے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے ارادے پر تنقید کرتے ہوئے کہا جبکہ اس نے قوم سے اپنا ایمان چھپا رکھا تھا: کیا تم ایک آدمی کو بغیر کسی جرم کے صرف اتنی بات پر قتل کرنے کے درپے ہو کہ اس نے کہا ہے کہ میرا رب اللہ ہے جبکہ وہ ایسے دلائل اور معجزات بھی تمھارے سامنے پیش کر چکا ہے جو اس کے اپنے دعوے میں سچے ہونے پر دلالت کرنے والے ہیں کہ وہ اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے؟! فرض کرو اگر وہ جھوٹا بھی ہے تو اس کے جھوٹ کا نقصان اسے ہی ہوگا اور اگر وہ سچا ہوا تو جس عذاب کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے، اس کا کچھ نہ کچھ حصہ جلد تم پر آ پڑے گا۔ بلاشبہ اللہ اس شخص کو حق کی توفیق نہیں دیتا جو اس کی حدوں کو پھلانگنے والا اور اس پر اور اس کے رسولوں پر جھوٹ باندھنے والا ہو۔

29 اے میری قوم! آج تو بادشاہت تمھاری ہے کہ تم سرزمینِ مصر میں غالب ہو، پھر اگر موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی وجہ سے ہم پر اللہ کا عذاب آ گیا تو ہمیں اس سے کون بچائے گا؟! فرعون نے کہا: میری رائے اور فیصلہ ہی قطعی ہے۔ میرا فیصلہ یہی ہے کہ شر اور فساد دور کرنے کے لیے میں موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر دوں اور میں تمھیں درست اور بھلائی کی راہ ہی بتلا رہا ہوں۔

30 اس مومن نے اپنی قوم کی خیر خواہی کرتے ہوئے کہا: اگر تم نے ظلم و زیادتی سے موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر دیا تو مجھے خطرہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب آ جائے گا جیسا پہلے گروہوں پر آیا جو اپنے رسولوں کو تکلیف دینے کے لیے اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

31 جیسے کفر کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کا حال ہوا، مثلاً: قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود اور جو ان کے بعد آئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے کفر اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اللہ اپنے بندوں پر کسی طرح کے ظلم کا ارادہ نہیں کرتا، وہ صرف ان کے گناہوں کی پوری پوری سزا دینے کے لیے انھیں عذاب دیتا ہے۔

32 اے میری قوم! مجھے تم پر قیامت کے دن کا بھی ڈر ہے جس دن لوگ قرابت داری یا مقام و مرتبہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو آوازیں دیں گے کہ شاید اس خوفناک مقام پر اس طرح آواز دینا ان کے کسی کام آ جائے۔

فوائد: ❀ مومن کو اپنے رب کی پناہ لینی چاہیے تاکہ وہ اسے اس کے دشمنوں کے مکر و فریب سے بچائے۔

❀ کسی خاص مصلحت کے لیے یا بگاڑ سے بچنے کے لیے ایمان چھپانا جائز ہے۔

❀ از خود لوگوں کی خیر خواہی کرنا اہلِ ایمان کی صفات میں سے ہے۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ
لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ
مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾ ۚۖ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ
اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ
لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ ۙ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ
اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ
عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ ع 4 10 9
وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ ۚ
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ
الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ
عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

(33) جس دن آگ کے خوف سے تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، تمھیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا کر دے اور ایمان کی توفیق نہ دے تو کوئی رہنما اسے ہدایت نہیں دے سکتا کیونکہ ہدایت کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

(34) یقیناً موسیٰ (علیہ السلام) سے پہلے یوسف (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی توحید کے واضح دلائل تمھارے پاس لائے مگر جو کچھ وہ لائے، تم اس کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا رہے اور اسے جھٹلاتے رہے حتیٰ کہ جب وہ فوت ہوگئے تو تمھارے شکوک وشبہات مزید بڑھ گئے اور تم نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ جس طرح تم حق سے گمراہ ہوئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ کی حدوں سے گزرنے والا اور اس کی وحدانیت میں شک کرنے والا ہو۔

(35) جو لوگ اللہ کی آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان میں، اپنے پاس موجود کسی حجت اور دلیل کے بغیر جھگڑتے ہیں، ان کا یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لیے بہت بڑی بیزاری اور ناراضی کی چیز ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے جو ہماری آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان میں جھگڑتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر حق سے تکبر کرنے والے سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے، پھر وہ درست اور صحیح بات تک پہنچ سکتا ہے نہ بھلائی کی طرف راہ پاتا ہے۔

(36) فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا: اے ہامان! میرے لیے بلند وبالا محل بنا تاکہ میں راستوں تک پہنچوں۔

(37) تاکہ میں ان راستوں تک پہنچوں جو آسمانوں کی طرف لے جاتے ہیں اور موسیٰ (علیہ السلام) کے اس معبود کو دیکھوں جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ وہ معبود برحق ہے۔ بلاشبہ میرا خیال ہے کہ موسیٰ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اس کے لیے سجا دی گئیں جب اس نے ہامان سے مطالبہ کیا جو بھی مطالبہ کیا اور اسے حق کے راستے سے پھیر کر گمراہی کی راہوں پر ڈال دیا گیا۔ فرعون نے اپنے باطل کے اظہار اور موسیٰ (علیہ السلام) کے لائے ہوئے حق کو ختم کرنے کے لیے جو جو حیلے کیے، وہ سب بیکار گئے کیونکہ اس کا انجام ناکامی اور نامرادی تھا اور اپنی ہر کوشش میں ایسی بدبختی اس کے ساتھ چمٹی جو کبھی اس سے جدا نہ ہوگی۔

(38) فرعون کی قوم کے مومن شخص نے اپنی قوم کی خیرخواہی کرتے ہوئے اور راہِ حق کی طرف ان کی راہنمائی کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم! میری پیروی کرو، میں تمھیں سیدھا راستہ بتاتا ہوں اور حق کی طرف تمھاری راہنمائی کرتا ہوں۔

(39) اے میری قوم! دنیا کی یہ زندگی صرف ختم ہونے والی لذتوں سے فائدہ اٹھانے کا نام ہے، اس لیے اس کا ختم ہونے والا ساز وسامان تمھیں کسی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے اور بلاشبہ آخرت کا گھر اپنی نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی نعمتوں کے باعث مستقل ٹھہرنے کا گھر ہے، لہٰذا تم اس کے لیے اللہ کی اطاعت کے کام کرو اور آخرت کے لیے عمل چھوڑ کر اپنی دنیا کی زندگی میں مصروف رہنے سے بچو۔

(40) جس نے کوئی برا عمل کیا تو اسے اس کے برے عمل کی مثل سزا ہوگی اور اسے اس سے زیادہ عذاب نہیں دیا جائے گا۔ جس نے کوئی نیک عمل کیا جس سے اس کا مقصد اللہ کی رضا تھی، عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہو، تو ان اچھی اور قابل تعریف صفات والے یہ لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کبھی نہ ختم ہونے والی دائمی نعمتوں اور پھلوں کی صورت میں جو کچھ محفوظ کر رکھا ہے، وہ اس میں سے انھیں بغیر حساب کے رزق دے گا۔

فوائد: ❀ حق کو جھٹلانے اور باطل کو ثابت کرنے کے لیے جھگڑنا ایک بری عادت ہے اور یہ گمراہ لوگوں کی علامت ہے۔ ❀ تکبر، راہِ حق کی طرف ہدایت پانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ❀ حق کو ختم کرنے کے لیے کافروں کے حیلے اور مکروفریب ناکام ہیں۔ ❀ آخرت کی تیاری کرنا اور دنیا کی وجہ سے اس سے غافل نہ ہونا فرض ہے۔

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۭ﴿41﴾
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ
وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿42﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ
اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ
اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿43﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ
مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ
بِالْعِبَادِ ﴿44﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ
بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿45﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ
فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿46﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ
فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ
تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿47﴾
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿48﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿49﴾

41 اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے دنیا و آخرت کی زندگی میں گھاٹے سے نجات پانے کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کی نافرمانی کی دعوت دے کر آگ میں داخل ہونے کی طرف بلاتے ہو؟!

42 تم مجھے اپنے باطل نظریات کی طرف بلاتے ہوتا کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ ان غیروں کی عبادت کروں جن کی اللہ کے ساتھ عبادت کے صحیح ہونے کا مجھے علم نہیں، حالانکہ میں تمھیں اس اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غلبہ نہیں پاسکتا، ایسا بخشنے والا ہے کہ اس کی بخشش اپنے بندوں کے لیے بہت بڑی ہے۔

43 حقیقت یہ ہے کہ جس پر ایمان لانے اور جس کی اطاعت کرنے کی تم مجھے دعوت دیتے ہو، اس کی تو کوئی دعوت ایسی ہے ہی نہیں جس کی طرف دنیا اور آخرت میں حق کے ساتھ بلایا جائے اور نہ وہ پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ یقیناً ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور بلاشبہ کفر اور گناہوں میں حد سے بڑھنے والے ہی دوزخی ہیں جنھیں قیامت کے دن ہر صورت میں آگ میں داخل ہونا ہے۔

44 مگر انھوں نے اس کی نصیحتوں کو رد کر دیا تو اس نے کہا: عنقریب تم میری ان نصیحتوں کو یاد کرو گے جو میں نے تمھیں کی ہیں اور انھیں قبول نہ کرنے پر حسرت و افسوس کرو گے۔ میں اپنے تمام معاملات اکیلے اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ بلاشبہ بندوں کے اعمال میں سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں۔

45 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے مکر و فریب اور ان کی ہر سازش سے محفوظ رکھا جب انھوں نے اسے قتل کرنا چاہا اور فرعونیوں کو سمندر میں غرق ہونے کے عذاب نے گھیر لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے تمام لشکروں کو دنیا ہی میں غرق کر دیا۔

46 ان کی موت کے بعد ان کی قبروں میں انھیں صبح و شام آگ کے سامنے لایا جاتا ہے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا: فرعون کے پیروکاروں کو سخت ترین اور بڑے عذاب میں ڈالو، کیونکہ وہ کفر کرتے، رسولوں کو جھٹلاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

47 اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب دوزخ میں جانے والے پیروکار اور جن کی پیروی کی گئی، وہ آپس میں جھگڑیں گے تو کمزور پیروکار اپنے متکبر پیشواؤں سے کہیں گے: ہم تو دنیا میں گمراہی میں تمھارے پیروکار رہتے تھے تو کیا اب تم ہمارے عذاب کا کچھ بوجھ اٹھا کر ہمارے کچھ کام آسکتے ہو؟!

48 متکبر پیشوا کہیں گے: بلاشبہ ہم، چاہے پیروکار رہوں یا پیروی کیے جانے والے، سب آگ میں ہیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کے عذاب کا کوئی حصہ نہیں جھیلے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے اور ہر ایک جس عذاب کا مستحق تھا، وہ اسے دے دیا ہے۔

49 آگ میں عذاب دیے جانے والے پیروکار اور وہ جن کی پیروی کی گئی، جب آگ سے باہر نکلنے اور توبہ کے لیے دنیا میں دوبارہ جانے سے ناامید ہو جائیں گے تو آگ پر مقرر فرشتوں سے درخواست کریں گے: تم اپنے رب سے دعا کرو، وہ ہم سے اس ہمیشہ کے عذاب میں ایک دن کے لیے تخفیف کر دے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسے کی بڑی اہمیت ہے۔
❀ حق کی طرف بلانے والے کے اپنے دشمن کے مکر و فریب سے نجات پانے کا بیان ہے۔
❀ برزخ (قبر) کا عذاب ثابت ہے۔
❀ کافر آگ سے راحت پانے کا کوئی بھی سہارا تلاش کریں گے، خواہ تھوڑی مدت کے لیے ہی انھیں سکون مل جائے لیکن ایسا کبھی ممکن نہ ہوگا۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ
قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع 5 13 10
اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾
هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ
اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ
مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

(50) جہنم کے داروغے کافروں کی درخواست رد کرتے ہوئے کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھارے رسول معجزات اور کھلے دلائل لے کرنہیں آتے رہے؟ کافر کہیں گے: کیوں نہیں، وہ ہمارے پاس معجزات اور واضح دلائل لے کر آتے رہے۔ فرشتے ان کی تحقیر کرتے ہوئے کہیں گے: پھر تم خود ہی دعا کرو، ہم تو کافروں کی سفارش نہیں کرتے اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور ضائع جائے گی کیونکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی دعا اور پکار قبول نہیں ہوگی۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کا قصہ اور دنیا و آخرت میں اس کا اور اس کے پیروکاروں کا انجام ذکر کیا تو رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کا معاملہ بھی بیان فرمایا، نیز دنیا و آخرت میں اللہ کی جس مدد کے وہ حق دار ٹھہرے، اس کا ذکر بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

(51) یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، دنیا میں بھی مدد کریں گے اس طرح کہ وہ دلائل اور حجت میں غالب رہیں گے اور دشمن کے مقابلے میں ان کی امداد و حمایت ہوگی اور قیامت کے دن انھیں جنت میں داخل کر کے اور دنیا میں جو ان کے مخالف تھے، انھیں دوزخ میں ڈال کر ان کی مدد کریں گے۔ یہ اس گواہی کے بعد ہوگا جو انبیاء، فرشتے اور اہلِ ایمان دیں گے کہ تبلیغ دین کا فریضہ صحیح طور پر ادا ہوا تھا اور امتوں نے جھٹلایا تھا۔

(52) جس دن کفر اور گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا اپنے ظلم کا عذر پیش کرنا کسی کام نہ آئے گا اور اس دن انھیں اللہ کی رحمت سے دھتکار دیا جائے گا اور دردناک عذاب ہونے کی وجہ سے آخرت میں ان کا گھر نہایت برا ہوگا۔

(53) بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسا علم عطا کیا جس کے ذریعے سے بنی اسرائیل حق کی راہ پاتے تھے اور ہم نے تورات کو وراثت میں منتقل ہونے والی کتاب بنایا جو بنی اسرائیل میں نسل در نسل پہنچتی رہی۔ (54) وہ راہِ حق کی طرف راہنمائی کرنے والی اور صحیح سالم عقل رکھنے والوں کو نصیحت کرنے والی تھی۔

(55) سوائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو اپنی قوم کے جھٹلانے اور تکلیفیں دینے کا جو سامنا ہے، اس پر صبر کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد و نصرت کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہیں اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں۔

(56) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کے لیے بغیر کسی دلیل اور حجت کے جو ان کے پاس اللہ کی طرف سے آئی ہو، ان آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ صرف حق کے خلاف تکبر اور اس پر غلبہ پانے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں۔ وہ حق پر غالب آنے کے اپنے ان ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، چنانچہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اللہ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے اعمال خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور وہ انھیں ان اعمال و اقوال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(57) یقیناً آسمانوں اور زمین کے حجم اور ان دونوں کی وسعت کے ساتھ انھیں پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے بڑا کام ہے، چنانچہ وہ جس نے ان دونوں کو ان کے اتنے زیادہ حجم اور وسعت کے باوجود پیدا کیا، وہ لوگوں کا محاسبہ کرنے اور انھیں جزا و سزا دینے کے لیے قبروں سے زندہ کر کے اٹھانے پر بھی قادر ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے، اس لیے وہ اس سے نصیحت و عبرت حاصل نہیں کرتے اور اس کے واضح اور روشن ہونے کے باوجود اسے دوبارہ جی اٹھنے کی دلیل نہیں بناتے۔

(58) اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور نیک اعمال کیے، ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو فاسد عقیدے اور گناہوں کی صورت میں برے اعمال کرتے ہیں۔ تم کم ہی نصیحت حاصل کر رہے ہو کیونکہ اگر تم نصیحت حاصل کرتے تو تمھیں دونوں گروہوں کا فرق اچھی طرح معلوم ہو جاتا اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرنا، اس کا دوٹوک دستور اور اٹل قانون ہے۔ ❀ ظالم کا قیامت کے دن عذر پیش کرنا اسے فائدہ نہیں دے گا۔ ❀ باطل کا سامنا کرنے میں صبر کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ آسمانوں اور زمین کی پیدائش دلیل ہے دوبارہ اٹھائے جانے کی کیونکہ جس نے اتنی بڑی چیزیں پیدا کی ہیں، وہ انسان کو دوبارہ زندگی دینے پر بھی قادر ہے جو ان سے کہیں کم تر ہے۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ ع اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ
لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ كَذَٰلِكَ
يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾ اللَّهُ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ
فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ
اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ
الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ
الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ
مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾

6 ع 10 11

وقف لازم

(59) بلا شبہ قیامت جس میں اللہ تعالیٰ مُردوں کو حساب کتاب اور بدلہ دینے کے لیے اٹھائے گا، وہ ہر صورت میں ضرور آنے والی ہے، اس کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس کے آنے پر ایمان نہیں رکھتی، اس لیے وہ اس کی تیاری بھی نہیں کرتے۔

(60) اے لوگو! تمھارے رب نے کہا ہے: تم مجھے عبادت میں یکتا مانو اور مجھ ہی سے مانگو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا، تم سے درگزر کروں گا اور تم پر رحم کروں گا۔ بلا شبہ جو لوگ خالص میری عبادت کرنے سے تکبر اور سرکشی کرتے ہیں، وہ ضرور قیامت کے دن ذلیل ورسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(61) اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھارے لیے رات کو تاریک بنایا تاکہ تم اس میں راحت وسکون حاصل کرو اور اس نے دن کو روشن اور چمکتا ہوا بنایا تاکہ تم اس میں کام کرو۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر عظیم فضل وکرم کرنے والا ہے جب اس نے ان پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی بارش کی لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے ان انعامات پر اس کا شکر ادا نہیں کرتی۔

(62) یہ اللہ جس نے تم پر اپنے انعامات کر کے فضل واحسان کیا، وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو تم اس کی عبادت چھوڑ کر ان کی عبادت کی طرف کیسے پھر جاتے ہو جو نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے۔

(63) جس طرح ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس اکیلے کی عبادت کرنے سے پھیرا گیا ہے، اسی طرح ہر زمانے میں اور ہر جگہ اس شخص کو اس سے پھیر دیا جائے گا جو اللہ کی توحید کی دلیل بننے والی آیات الٰہی کا انکار کرے گا، چنانچہ وہ حق کی راہ نہیں پائے گا اور نہ اسے سیدھی راہ کی توفیق ملے گی۔

(64) اے لوگو! اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمھارے لیے ایک ایسا خطہ بنایا جو تمھارے اس پر ٹھہرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے اور اس نے آسمان کو تمھارے اوپر مضبوط چھت بنایا جو گرنے سے محفوظ ہے۔ اس نے تمھاری ماؤں کے رِحموں میں تمھاری شکل وصورت بنائی اور تمھاری صورت بہت اچھی بنائی اور تمھیں حلال اور پاکیزہ کھانے کی چیزیں عطا کیں۔ تمھیں یہ سب نعمتیں دینے والا وہ اللہ ہے جو تمھارا رب ہے۔ بہت ہی برکتوں والا ہے اللہ جو تمام مخلوقات کا رب ہے اور اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

(65) وہ زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، لہٰذا اس اکیلے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسی کی عبادت کرو اور اسے ہی پکارو اور اس کی مخلوقات میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو۔ تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(66) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلا شبہ مجھے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ میں اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کروں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، جبکہ میرے پاس ان کی عبادت کے باطل ہونے کے واضح دلائل اور ثبوت آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں صرف اسی کی عبادت کر کے اس کا فرمانبردار بنوں کیونکہ وہی تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

فوائد: ❀ دعا بھی عبادت کے مفہوم میں شامل ہے، جو صرف اللہ سے ہونی چاہیے کیونکہ دعا عین عبادت ہے۔
❀ اللہ کی نعمتوں کا تقاضا ہے کہ بندے اس کے شکر گزار بنیں۔
❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''حیات'' ہمیشہ کے لیے ثابت ہے۔
❀ عمل میں اخلاص کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ
وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا
يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي ع 7 8 12
آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا
أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي
أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي
النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾
مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن
قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ
تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾
ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى
الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ
بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾

معانقة 13 – عند المتأخرين 12

(67) وہی ہے جس نے تمھارے باپ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر اس کے بعد تمھاری پیدائش کا سلسلہ نطفے سے آگے بڑھایا، پھر نطفے کے بعد خون کے لوتھڑے سے، پھر اس کے بعد وہ تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے چھوٹے بچوں کی صورت میں نکالتا ہے، پھر تمھیں بڑھاتا ہے تاکہ تم اپنی جسمانی اور بدنی قوت کے کمال کو پہنچ جاؤ اور آخر کار بڑے ہو کر بوڑھے ہو جاؤ۔ تم میں سے بعض اس سے پہلے ہی مر جاتے ہیں تاکہ تم اس مقرر مدت تک پہنچ جاؤ جو اللہ کے علم میں ہے۔ تم اس میں کمی بیشی نہیں کر سکتے اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی قدرت اور توحید کے بارے میں ان دلائل و معجزات سے فائدہ اٹھاؤ۔

(68) اسی اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ میں زندہ کرنا ہے اور وہی ہے جس کے ہاتھ میں موت دینا ہے۔ جب وہ کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس معاملے کے بارے میں بس اتنا کہتا ہے: ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

(69) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں کے واضح ہونے کے باوجود انھیں جھٹلاتے ہوئے ان کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ یقیناً آپ ان کے حال پر حیران ہوتے ہیں جبکہ وہ حق کے واضح ہونے کے باوجود اس سے منہ پھیرتے ہیں۔

(70) جن لوگوں نے قرآن کو اور جو حق ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا، اس کو جھٹلایا۔ یہ جھٹلانے والے اپنے جھٹلانے کا انجام جلد جان لیں گے اور اپنا برا خاتمہ دیکھ لیں گے۔

(71) وہ اس کا انجام اس وقت جان لیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے، ان کے پاؤں میں زنجیریں ہوں گی اور عذاب کے فرشتے انھیں گھسیٹ رہے ہوں گے۔

(72) وہ انھیں سخت کھولتے ہوئے گرم پانی میں گھسیٹیں گے اور پھر وہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

(73) پھر ان کی ڈانٹ ڈپٹ اور سرزنش کے لیے ان سے کہا جائے گا: تمھارے وہ من گھڑت معبود کہاں ہیں جن کی عبادت کر کے تم نے شرک کیا؟!

(74) جو اللہ کے سوا تمھارے بتوں میں سے تھے جو نفع و نقصان نہیں دے سکتے تھے؟! کافر کہیں گے: وہ تو ہم سے گم ہو گئے اور ہمیں نظر نہیں آ رہے بلکہ ہم دنیا میں کسی ایسی چیز کی عبادت نہیں کرتے تھے جو عبادت کی حق دار ہو۔ جس طرح یہ حق سے گمراہ کیے گئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اور ہر جگہ کافروں کو حق سے گمراہ کرتا ہے۔

(75) ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم جھیل رہے ہو، یہ تمھاری اس خوشی کے باعث ہے جو تم اپنے شرک کی بنا پر کرتے تھے اور پھولے نہ سماتے ہوئے اتراتے تھے۔

(76) تم جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ، اس حال میں کہ تمھیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ سو حق سے منہ موڑنے والے مغروروں کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی طرف سے جو بھی تکلیفیں برداشت کیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کرنے کا حکم دیا اور آپ سے مدد و نصرت کا وعدہ کر کے آپ کو تسلی دی، چنانچہ فرمایا:

(77) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی قوم کے تکلیف پہنچانے اور جھٹلانے پر صبر کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ ہم نے انھیں عذاب کے جو وعدے دے رکھے ہیں، اس کا کچھ حصہ ہم اگر آپ کو آپ کی زندگی میں دکھائیں، جیسا کہ بدر کے دن ہوا، یا ہم اس سے پہلے آپ کو فوت کر لیں، تو قیامت کے دن وہ ہمارے اکیلے ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے، پھر ہم انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انھیں آگ میں داخل کریں گے۔

فوائد: ❀ مختلف مرحلوں سے گزار کر درجہ بدرجہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے جس سے لوگ اپنی زندگیوں میں درجہ بدرجہ ترقی کرنا سیکھتے ہیں۔

❀ باطل پر اترانا اور خوش ہونا نہایت برا کام ہے۔

❀ تمام لوگوں، بالخصوص دعوت کا کام کرنے والوں کی زندگیوں میں صبر کی بڑی اہمیت ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ
وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ
بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ
8 ع 10 13 هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ
لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَ
لِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ﴿٨١﴾
أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَ
آثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾
فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ
وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا
قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾
فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ
9 ع 7 14 الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ ع

78 اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول ان کی امتوں کی طرف بھیجے تو انھوں نے انھیں جھٹلا دیا اور تکلیفیں دیں مگر انھوں نے ان کے جھٹلانے اور تکلیفیں دینے پر صبر کیا۔ ان رسولوں میں سے کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ کے سامنے بیان کر دیے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کی خبریں آپ سے بیان نہیں کیں۔ کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اپنی طرف سے اپنی قوم کے پاس کوئی معجزہ لا سکے، اس لیے کافروں کا اپنے رسولوں سے معجزات لانے کا مطالبہ کرنا ظلم ہے۔ پھر جب فتح یا رسولوں اور ان کی قوموں کے درمیان قطعی فیصلے کا حکم الٰہی آیا تو اس نے ان کے درمیان عدل سے فیصلہ فرما دیا، چنانچہ کافروں کو ہلاک کر دیا گیا اور رسول نجات پا گئے۔ اس وقت جب وہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر رہا تھا تو اہلِ باطل ناکام و نامراد ہو گئے کیونکہ انھوں نے کفر کر کے خود کو ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیا۔

79 اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے اونٹ، گائے اور بکریاں پیدا کیں تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کا گوشت کھاؤ۔

80 تمھارے لیے ان مخلوقات میں کئی طرح کے فوائد ہیں جو ہر دور میں بدلتے رہتے ہیں اور ان سے تم اپنے دلوں میں موجود وہ ضرورتیں پوری کرتے ہو جن کی تمھیں چاہت ہو۔ خشکی اور سمندر میں ان کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ان فوائد میں سے نمایاں ترین فائدہ ہے۔

81 وہ پاک رب تمھیں اپنی قدرت اور توحید کی دلیل بننے والی نشانیاں دکھاتا ہے۔ پھر جب تمھارے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو تم اس کی کن کن نشانیوں کا اقرار و اعتراف نہیں کرو گے؟!

82 کیا یہ جھٹلانے والے زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور و فکر نہیں کیا کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا کہ وہ ان سے عبرت پکڑتے؟! یقیناً یہ امتیں ان سے زیادہ مال و متاع رکھتی تھیں، ان سے زیادہ طاقتور تھیں اور انھوں نے زمین میں ان سے کہیں زیادہ مضبوط یادگاریں چھوڑیں مگر جب اللہ کا تباہ کرنے والا عذاب ان پر آیا تو جو قوت وہ اکٹھی کرتے رہے، وہ ان کے کسی کام نہ آئی۔

83 جب ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو انھوں نے وہ جھٹلا دیے اور اپنے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کے خلاف جو معلومات ان کے پاس تھیں، انھی پر ڈٹے رہنے میں خوشی محسوس کی اور ان پر وہی عذاب آ گیا جس سے ان کے رسول انھیں ڈرایا کرتے تھے تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

84 پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو اس وقت اقرار کرتے ہوئے کہا جب اقرار کرنا بے فائدہ تھا: ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور جن شریکوں اور بتوں کی ہم اس کے سوا عبادت کرتے تھے، ان سب کا ہم انکار کرتے ہیں۔

85 مگر ہمارا عذاب اپنے اوپر اترتا دیکھنے کے بعد ان کے ایمان لانے نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے بارے میں یہ قانون اور دستور پہلے سے چلا آ رہا ہے کہ عذاب دیکھ کر ایمان لانے پر ان کا ایمان انھیں فائدہ نہیں دے گا اور جب عذاب نازل ہو جائے گا تو کافر نامراد ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے انھوں نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا اور عذاب دیکھنے سے پہلے توبہ نہ کی۔

فوائد: ❀ قرآن مجید میں ذکر کیے گئے رسولوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کئی رسول ہو گزرے ہیں جن سب پر ہم مجموعی طور پر ایمان لاتے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے کہ اس نے اپنی توحید کی دلیل بننے والی آیات کھول کر بیان کیں۔

❀ باطل پر اترانے اور خوش ہونے کے خطرات اور ایسا کرنے والے کے برے انجام کا بیان ہے۔

❀ ہلاک کرنے والے عذاب کا مشاہدہ کر کے ایمان لانا بے فائدہ ہے۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا
عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٣ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ
لَا يَسْمَعُوْنَ ۝٤ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ
اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝٥
قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝٦ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٧ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٨ قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ
اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا
وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً
لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ
لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝١١

سورۂ حٰمٓ السجدہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ سے اعراض کرنے والوں کی حالت کا بیان اور ان کے انجام کا تذکرہ۔

تفسیر: (1) ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(3) یہ ایسی عظیم کتاب ہے جس کی آیتیں پوری طرح اور مکمل طور پر وضاحت سے بیان کر دی گئی ہیں۔ اس قرآن کو جاننے والی قوم کے لیے عربی زبان میں اتارا گیا ہے کیونکہ وہی اس کے معانی سے اور اس میں حق کی طرف جو راہنمائی ہے، اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(4) یہ کتاب ایمان والوں کو اس بہت بڑی جزا کی خوشخبری دینے والی ہے جو اللہ نے ان کے لیے تیار کی ہے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے ڈرانے والی ہے مگر ان کی اکثریت نے اس سے منہ پھیرا اور وہ اس میں آنے والی ہدایت کو قبول کرنے کی غرض سے نہیں سنتے۔

(5) انھوں نے کہا: ہمارے دل پردوں سے ڈھکے ہوئے ہیں اور وہ اسے نہیں سمجھتے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں ایک بوجھ ہے، لہٰذا وہ اسے نہیں سنتے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ ہے، لہٰذا آپ جو کہتے ہیں، ہم تک اس میں سے کوئی بات نہیں پہنچتی، اس لیے آپ اپنے طریقے پر عمل کریں، ہم اپنے طریقے پر عمل کرتے ہیں اور ہم ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے۔

(6) اے رسول (ﷺ)! ان دشمنی رکھنے والوں سے کہہ دیں: میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری طرف وحی کرتا ہے کہ تمھارا حقیقی معبود ایک ہی معبود ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ، لہٰذا تم اس کی طرف پہنچانے والے راستے پر چلو اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو، نیز ہلاکت و عذاب ہے ان مشرکوں کے لیے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں یا اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

(7) جو لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے اور اس میں ملنے والی ہمیشہ کی نعمتوں اور دردناک عذاب کے منکر ہیں۔

(8) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے نہ ختم ہونے والا ہمیشہ کا بدلہ ہے اور وہ ہے جنت۔

(9) اے رسول (ﷺ)! مشرکوں کو ڈانٹتے اور ملامت کرتے ہوئے ان سے کہیں: تم اس اللہ کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو جس نے زمین اتوار اور پیر دو دن میں پیدا کی۔ تم کیوں اس کے سوا دوسروں کو اس کے ہم رُتبہ شریک بنا کر ان کی عبادت کرتے ہو؟! جبکہ وہ تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(10) اس نے اس زمین کو قائم رکھنے کے لیے اس میں اوپر سے مضبوط پہاڑ گاڑ دیے تاکہ یہ نہ ڈگمگائے اور اس میں برکت ڈالی کہ اسے اس کے باسیوں کے لیے ہمیشہ کی بھلائی والا بنایا۔ مذکورہ دو دنوں کو ملا کر چار دنوں میں اس زمین میں لوگوں اور جانوروں کی خوراک کا بندوبست کیا اور وہ دیگر دو دن منگل اور بدھ کے ہیں۔ یہ تخلیق کائنات کے بارے میں پوچھنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے مناسب اور پورا جواب ہے۔

(11) پھر اس پاک رب نے آسمان پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا جبکہ وہ اس وقت دھواں سا تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے کہا: تم خوشی سے یا ناخوشی سے میرا حکم مان لو، تمھارے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، تو ان دونوں نے کہا: ہم بخوشی حاضر ہیں۔ اے ہمارے رب! تیرے ارادے کے بغیر ہمارا کوئی ارادہ نہیں۔

فوائد: ❀ کافروں نے کفر پر اڑ کر اپنے پاس موجود ہدایت کے تمام ذرائع اور وسائل ناکارہ کر لیے۔

❀ زکاۃ کی قدر و قیمت کا بیان اور یہ کہ یہ ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے۔

❀ پوری کائنات اور اس میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا
وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ
الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ
لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى
فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ
ع 2 10 16 نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ
اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

(12) پھر اللہ تعالیٰ نے جمعرات اور جمعہ دو دنوں میں آسمانوں کی تخلیق مکمل کی۔ اس طرح آسمانوں اور زمین کی تخلیق چھ دن میں پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں اپنی تقدیر اور اطاعت و عبادت کے احکام کی وحی کر دی۔ ہم نے قریبی آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجا دیا اور ہم نے ان کے ذریعے سے آسمان کو شیطانوں کے باتیں چرانے سے محفوظ کیا۔ یہ مذکورہ تمام امور سب پر غالب اس ذات کے مقرر کیے ہوئے ہیں جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق کو خوب جاننے والا ہے۔

(13) پھر اگر وہ آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے سے منہ موڑ لیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: میں تمھیں ایک ایسے عذاب کے ٹوٹ پڑنے سے ڈراتا ہوں جیسا عذاب ہود علیہ السلام کی قوم عاد اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود پر آیا جب انھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔

(14) جب ان کے پاس پے در پے ان کے رسول ایک ہی دعوت لے کر آئے جو انھیں حکم دیتے تھے کہ وہ اللہ اکیلے کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں تو ان میں سے کافروں نے کہا: اگر ہمارا رب ہماری طرف فرشتوں کو رسول بنا کر نازل کرنا چاہتا تو وہ انھیں ضرور نازل کرتا۔ ہم تو تمھاری رسالت کے بالکل منکر ہیں کیونکہ تم ہماری طرح بشر ہو۔

(15) جہاں تک ہود علیہ السلام کی قوم عاد کا تعلق ہے تو انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے علاوہ زمین میں ناحق تکبر بھی کیا اور اپنے آس پاس کے لوگوں پر ظلم کیا۔ انھوں نے اپنی طاقت کے نشے میں کہا: ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟! ان کے خیال میں ان سے زیادہ طاقتور کوئی نہ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیا: کیا یہ لوگ جانتے اور دیکھتے نہیں کہ جس اللہ نے انھیں پیدا کیا اور انھیں یہ قوت بخشی جس نے انھیں سرکش بنا دیا، وہ ان سے زیادہ طاقت وقوت والا ہے؟! اور جو آیتیں ہود علیہ السلام ان کے پاس لائے، وہ ان کا انکار ہی کرتے رہے۔

(16) بالآخر ہم نے خوفناک آواز والی تیز وتند آندھی ایسے دنوں میں ان پر بھیج دی جو ان کے لیے منحوس تھے کیونکہ ان میں عذاب تھا تاکہ ہم انھیں دنیا کی زندگی میں ذلت ورسوائی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب جو ان کے انتظار میں ہے، وہ ان کے لیے زیادہ ذلت آمیز ہوگا اور وہ اس عذاب سے خود کو نجات دلانے والا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

(17) رہی صالح علیہ السلام کی قوم ثمود تو ہم نے ان کے لیے حق کی راہ واضح کر کے انھیں ہدایت دی مگر انھوں نے حق کی راہ پانے پر گمراہی کو ترجیح دی تو انھیں رسوا کرنے والے عذاب کی کڑک نے ہلاک کر ڈالا اور اس کا سبب وہ کفر اور نافرمانیاں تھیں جو وہ کیا کرتے تھے۔

(18) اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے رہے۔ ہم نے انھیں اس عذاب سے بچا لیا جو ان کی قوم پر آیا۔

(19) جس دن اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو آگ کی طرف اکٹھا کرے گا، جہنم کے داروغے اول سے آخر تک ان سب کو جمع کریں گے تو وہ آگ سے بھاگ نہیں سکیں گے۔

(20) یہاں تک کہ جب وہ اس آگ کے پاس آ جائیں گے جس کی طرف انھیں ہانک کر لایا گیا اور وہ ان اعمال سے انکاری ہو جائیں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے، تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور کھالیں ان کے خلاف ان کے دنیاوی اعمال کی گواہی دیں گی جو وہ کفر اور نافرمانیوں کی صورت میں کیا کرتے تھے۔

فوائد: ❀ حق سے منہ پھیرنا دنیا وآخرت میں ہلاکت کا باعث ہے۔

❀ تکبر اور قوت کا غرور قبولِ حق کی راہ میں دور کاوٹیں ہیں۔

❀ کافروں کے لیے دنیا وآخرت کے دونوں عذاب جمع کیے جائیں گے۔

❀ قیامت کے دن انسان کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوٓا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ
الَّذِيْٓ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ
لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ
ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ
يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ
الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ
أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ أُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ (3 ع 17)
وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ أَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا
دَارُ الْخُلْدِ ۗ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾

(21) اور کافر اپنی کھالوں سے کہیں گے: دنیا میں جو اعمال ہم کرتے تھے، تم نے اس بارے میں ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟! تب کھالیں انھیں جواب دیں گی: ہمیں اللہ نے بلوایا ہے جس نے ہر چیز کو بلوایا۔ اسی نے تمھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا جب تم دنیا میں رہے اور اسی کی طرف تمھیں آخرت میں حساب اور جزا کے لیے بلایا گیا ہے۔

(22) جب تم گناہ کرتے تھے تو اپنے اعضاء سے یہ سمجھ کر چھپتے ہی نہ تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور کھالیں تمھارے خلاف گواہی بھی دیں گی کیونکہ تم موت کے بعد کسی حساب کتاب اور عذاب وثواب پر یقین ہی نہیں رکھتے تھے، بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو تمھارے بہت سے اعمال کا علم نہیں اور وہ اس سے اوجھل ہیں، اس لیے تم دھوکے میں رہے۔

(23) تمھاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کر رکھی تھی، تمھیں ہلاک کر دیا، پھر تم اس وجہ سے گھاٹا پانے والے لوگوں میں سے ہو گئے جو دنیا وآخرت میں گھاٹے میں رہے۔

(24) اب اگر یہ لوگ صبر کریں جن کے کانوں، آنکھوں اور کھالوں نے ان کے خلاف گواہی دی ہے تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے جس میں وہ مستقل رہیں گے اور اگر وہ عذاب دور کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے کی درخواست کریں تو انھیں اللہ کی رضا حاصل ہوگی نہ کبھی وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(25) ہم نے شیطانوں میں سے ان کافروں کے ساتھی مقرر کر دیے جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تو انھوں نے ان کے برے اعمال دنیا میں انھیں خوبصورت بنا کر دکھائے اور ان کے پیچھے آنے والا آخرت کا معاملہ بھی خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا یہاں تک کہ اس کا ذکر اور اس کے لیے عمل بھی انھیں بھلوا دیا اور ان پر بھی پہلے گزرنے والی انسانوں اور جنوں کی امتوں کے ساتھ عذاب واجب ہو گیا۔ بلاشبہ وہ خسارہ پانے والے تھے کہ انھوں نے قیامت کے دن خود کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم میں داخل کر کے نقصان میں ڈال لیا۔

(26) کافر جب دلیل کا جواب دلیل کے ساتھ دینے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہوئے کہا: یہ قرآن جو محمد (ﷺ) تمھیں سناتا ہے، اسے مت سنو اور نہ وہ احکام مانو جو اس میں ہیں اور جب وہ اس کی قراءت کرے تو تم اپنی آوازیں بلند کر کے شور شرابا کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اس طرح تم اس پر غالب آ جاؤ اور وہ اس کی تلاوت اور دعوت چھوڑ دے اور یوں ہم راحت وسکون پالیں۔

(27) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، انھیں قیامت کے دن ہم ضرور سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے شرک اور گناہوں جیسے بدترین اعمال کی سزا کے طور پر ان کا بدلہ انھیں ضرور دیں گے۔

(28) یہ مذکورہ سزا آگ ہے جو بدلہ ہے اللہ کے ان دشمنوں کا جنھوں نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، اس میں کبھی وقفہ نہیں آئے گا۔ یہ ان کے اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے اور ان کے واضح اور قطعی دلائل ہونے کے باوجود ان پر ایمان نہ لانے کی سزا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی رکھنا کافروں کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔

❀ کفر اور گناہ انسان پر شیاطین کے غلبے اور تسلط کا سبب ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِنْ
4 ع 18 غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ
لَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا
يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ
فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ
الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ
السجدة 11 عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿٣٨﴾ السجدة

(29) اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں گروہ دکھا جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا: ابلیس جس نے کفر کا آغاز کیا اور اس کی طرف دعوت دی اور آدم کا وہ بیٹا جس نے خون بہانے کی بری رسم شروع کی۔ ہم جہنم کی آگ میں انھیں اپنے قدموں کے نیچے روندیں گے تاکہ وہ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے والوں میں شامل ہو جائیں جنھیں دوزخیوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی اپنے اولیاء اور دوستوں کی جزا کا تذکرہ بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(30) بلاشبہ جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں اور اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے رہنے میں ثابت قدمی اختیار کی تو ان کی موت کے وقت فرشتے یہ کہتے ہوئے ان کے پاس آئیں گے: تم موت اور اس کے بعد پیش آنے والی صورت حال سے مت ڈرو اور نہ اس پر غم کرو جو دنیا میں تم پیچھے چھوڑ آئے ہو اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا وعدہ تم سے دنیا میں تمھارے اللہ پر ایمان لانے اور نیک عمل کرنے پر کیا جاتا تھا۔

(31) ہم دنیاوی زندگی میں بھی تمھارے دوست تھے، اس لیے تمھیں صحیح راہنمائی فراہم کرتے اور تمھاری حفاظت کرتے تھے اور آخرت میں بھی تمھارے ساتھی ہوں گے، لہٰذا تمھارے ساتھ ہماری یہ دوستی ختم ہونے والی نہیں۔ تمھارے لیے جنت میں وہ ساری لذتیں اور دل پسند چیزیں ہیں جن کی تم چاہت کرو گے اور اس میں تمھاری خواہش کے مطابق ہر طلب پوری ہوگی۔

(32) یہ رزق ہے جو تمھارے لیے اس رب کی طرف سے بطور مہمانی تیار کیا گیا ہے جو اپنے ان بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے جو اس کی طرف رجوع کریں (اور) ان پر نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

(33) اس شخص سے اچھی بات کسی کی نہیں جس نے اللہ کی توحید اور اس کی شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دی، اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک اعمال کیے اور کہا کہ بلاشبہ میں مسلمان اور اللہ کا فرمانبردار ہوں۔ سو جس نے یہ سارے کام کیے، اس کی بات سب لوگوں سے اچھی ہے۔ (34) نیکیوں اور اطاعت کے کام جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور برائیوں اور گناہ والے کام جو اللہ کو ناراض کرتے ہیں، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ لوگوں میں سے جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرے، آپ اس کی برائی کو نہایت اچھے اخلاق سے دفع کریں۔ جب آپ اس کی برائی کو نیکی اور بھلائی کے ساتھ ٹالیں گے تو وہ شخص بھی مشفق دلی دوست کی طرح بن جائے گا جس کی آپ کے ساتھ پرانی عداوت اور دشمنی ہو۔ (35) اس قابل تعریف خوبی کی توفیق صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو تکلیفوں اور لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی بدسلوکیوں پر صبر کرتے ہیں۔ اس صبر میں بہت زیادہ بھلائی اور وافر فوائد ہونے کی وجہ سے اس کی توفیق بڑے نصیبے والوں ہی کو ملتی ہے۔ (36) اگر شیطان کسی وقت بھی آپ کو برائی کا وسوسہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ (کی رسّی) کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس کی پناہ پکڑیں، بلاشبہ وہی آپ کی بات سننے والا، آپ کا حال خوب جاننے والا ہے۔ (37) اللہ تعالیٰ کی عظمت و توحید کی دلیل بننے والی نشانیوں میں سے ایک دوسرے کے بعد آنے والے دن اور رات اور سورج اور چاند بھی ہیں۔ اے لوگو! سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ اس اکیلے اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا، اگر تم اس کی صحیح معنوں میں عبادت کرتے ہو۔ (38) پھر بھی اگر یہ تکبر کریں، منہ پھیریں اور اللہ کو سجدہ نہ کریں جو ان کا خالق ہے تو اللہ کے پاس موجود فرشتے ایک ساتھ اس کی تسبیح اور حمد رات دن بیان کر رہے ہیں اور وہ اس کی عبادت سے اکتاتے بھی نہیں۔

فوائد: ❀ قیامت کے دن پیروی کرنے والوں کی، پیروی کیے جانے والوں کے بارے میں خواہش یہ ہوگی کہ انھیں سخت ترین عذاب ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دینِ حق پر ثابت قدمی کی قدر و منزلت بہت عظیم ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو عزت و اکرام سے نوازتا ہے اور ان کے اور ان کی اولاد کے معاملات میں اُن کی مدد فرماتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا مقام و مرتبہ اور اس بات کا بیان کہ یہ سب سے افضل عمل ہے۔ ❀ دوسروں کے تکلیف دینے پر صبر کرنا اور برائی کو بھلائی سے ٹالنا دو ایسے اخلاق ہیں کہ اللہ کی طرف دعوت دینے والا ان کے بغیر دعوت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ
اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا
شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا
جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا
قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

قرأ حفص يسهل الهمزة الثانية 12

5 / 12 / 19

(39) اللہ تعالیٰ کی عظمت، توحید اور دوبارہ اٹھانے کی قدرت کی دلیل بننے والی نشانیوں میں سے ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ اس میں کوئی نباتات نہیں ہوتیں، پھر جب ہم اس پر بارش کا پانی نازل کرتے ہیں تو اس میں چھپائے گئے بیجوں کے پھوٹنے کی وجہ سے وہ حرکت کر کے ابھرنے لگتی ہے۔ بلاشبہ جس نے اس مردہ زمین کو نباتات اگا کر زندگی بخشی، وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا اور حساب کتاب کے لیے قبروں سے اٹھانے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کے لیے مردہ زمین زندہ کرنا مشکل ہے نہ فوت ہونے والوں کو زندہ کر کے ان کی قبروں سے اٹھانے سے وہ عاجز ہے۔

(40) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کر کے، انھیں جھٹلا کر اور ان میں ردوبدل اور ہیر پھیر کر کے صحیح اور درست راہ سے ہٹتے ہیں، ان کا حال ہم سے چھپا نہیں۔ ہم انھیں جانتے ہیں۔ کیا بھلا جو آدمی آگ میں ڈالا جائے، وہ زیادہ اچھا اور افضل ہے یا وہ آدمی جو قیامت کے دن آئے تو عذاب سے بے خوف ہو؟ اے لوگو! تم اچھے یا برے جو چاہو عمل کرو، یقیناً ہم نے تمھارے لیے خیر و شر کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے ہر اچھے برے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ تمھارے عملوں میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(41) بلاشبہ جن لوگوں نے اپنے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن آنے کے بعد اس کا انکار کیا، وہ ضرور قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے۔ بلاشبہ وہ کتاب محفوظ اور بڑی باوقعت ہے۔ کوئی تحریف کرنے والا اس میں تحریف کر سکتا ہے نہ کوئی تبدیلی کرنے والا اسے بدل سکتا ہے۔

(42) باطل اس کے آگے اور پیچھے سے اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا کہ وہ اس میں کوئی کمی، زیادتی یا تبدیلی کر سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے جو اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا اور ہر حال میں قابل تعریف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی رسول اکرم ﷺ کو حوصلہ اور تسلی دینے کے لیے اس جھٹلانے، مذاق کرنے اور جھوٹ باندھنے کا ذکر بھی کر دیا جس کا سامنا آپ سے پہلے آپ کے بھائی انبیاء علیہم السلام کرتے رہے، چنانچہ فرمایا: (43) اے رسول (ﷺ)! آپ کو بھی اسی طرح جھٹلانے والی باتوں کا سامنا ہے جس طرح آپ سے پہلے رسولوں کو تھا، لہٰذا آپ صبر کریں، بلاشبہ آپ کا رب اپنے ان بندوں کو بہت بخشنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کریں اور انھیں سخت سزا دینے والا ہے جو اپنے گناہوں پر اڑے رہیں اور توبہ نہ کریں۔ (44) اگر ہم یہ قرآن عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں نازل کرتے تو ان کے کافر پھر بھی ضرور کہتے: اس کی آیتوں کی وضاحت کیوں نہ کی گئی تاکہ ہم انھیں سمجھتے۔ یہ کیا کہ قرآن عجمی اور جو رسول قرآن لایا وہ عربی؟ اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہہ دیں: قرآن ان لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لانے والا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور ان کے سینوں میں جہالت وغیرہ کی جو بیماریاں ہیں، یہ ان سے شفا ہے۔ اور جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے، ان کے کانوں میں بوجھ اور بہرہ پن ہے اور یہ قرآن ان کے حق میں اندھا پن ہے جسے وہ نہیں سمجھتے۔ مذکورہ صفات والے لوگوں کا حال ان لوگوں کی طرح ہے جنھیں دور دراز جگہ سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی آواز کیسے سنیں گے! (45) یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات عطا کی تو اس میں اختلاف کیا گیا، چنانچہ ان لوگوں میں سے کچھ وہ تھے جو اس پر ایمان لائے اور کچھ نے اس کا انکار کر دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ نہ ہوتا کہ وہ قیامت کے دن بندوں کے درمیان ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے تو وہ تورات میں اختلاف کرنے والوں کے درمیان ضرور فیصلہ کر دیتا، سچے اور جھوٹے کو کھول کر بیان کر دیتا، سچے کو عزت دیتا اور جھوٹے کو ذلیل کر دیتا۔ بلاشبہ کافر قرآن کے بارے میں بے چین کر دینے والے شک میں پڑے ہیں۔ (46) جس نے کوئی بھی نیک عمل کیا، اس کے نیک عمل کا فائدہ اسے ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کا نیک عمل کوئی فائدہ نہیں دیتا اور جس نے کوئی برا عمل کیا، اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ مخلوق میں سے کسی کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑتی۔ وہ ہر ایک کو ضرور وہی بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب اپنے بندوں پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا نہیں، لہٰذا وہ ان کی کوئی نیکی کم کرے گا نہ ان کے گناہوں میں کوئی اضافہ کرے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ہر طرح کی تبدیلی اور ردوبدل سے محفوظ رکھا اور اگلی کتابوں کے برعکس اس کی حفاظت کی ذمہ داری اس نے خود اٹھائی۔ ❀ قرآن مجید کو عرب کے مشرکین کی زبان میں نازل کر کے ان پر قطعی حجت قائم کر دی گئی۔ ❀ اللہ تعالیٰ سے ظلم کی نفی اور اس کے لیے عدل کا اثبات ہے۔